فاسئلوا اهل الذكر ان کنتم لا تعلمون○
اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو!

الافاضات السنیہ

الملقب بہ

فتاوٰی مہریہ

یعنی

مجموعہ فتاوٰی حضرت قبلہ عالم علامۂ زمان خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و ترتیب

مولانا فیض احمد صاحب فیض، جامعہ غوثیہ، گولڑا شریف

بایماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیدنا پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سیدنا شاہ عبد الحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

۱۵۔ فِرقہ بہائیہ کے غلط اِستدلال کی تردِید

فِرقہ بہائیہ کا معاذ اللہ نسخ شرع محمّدی صلی اللہ علیہ وسلّم پر اِس آیت کو پیش کرنا یدبر الأمر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃٍ ممّا تعدون ۵ غلط محض اَور بے ہُودہ خیال ہے۔
اُسی قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماکان محمّدٌ ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النّبیین۔ خاتم النّبیین اسی کو کہا جاتا ہے کہ اُس نبی کے بعد کوئی اَور نبی نہ ہو۔ ایسا ہی حدیث شریف میں ہے ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا نبی بعدی ولا رسول یعنی پیغمبری ختم ہو چکی ہے۔ میرے پیچھے کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ پھر بہاؤ الدّین وغیرہ کیسے پیغمبر ہو سکتے ہیں۔ اَور شرع محمّدی کِس طرح منسُوخ ہو سکتی ہے۔
آیہ یدبر الأمر کا مطلب یہ ہے کہ خدائی بادشاہت اَور کارروائی کی تدابیر دُنیا میں آسمان سے زمین کی طرف اُترتی رہتی ہیں۔ پھر قیامت آنے پر دُنیاوی اُمُور کی یہ سب تدابیر جاتی رہیں گی۔ اَور وُہ قیامت کا دن بوجہ شدّت اَور سختی کے کافر پر اِس قدر لمبا اَور دراز معلوم ہوگا کہ گویا ہزار سال کا دِن ہے جیسا کہ سُورہ سجدہ کی آیت مذکورۃ الصّدر میں الف سنۃ مما تعدون آیا ہے۔ یا وُہ قیامت کا دِن سخت ہولناک ہونے کی وجہ سے کافر کو پچاس ہزار سال کا معلوم ہوگا چنانچہ سُورہ معارج میں خمسین الف سنۃ وارد ہے۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ایک آیت میں ہزار سال اَور دُوسری میں پچّاس ہزار سال مذکور ہے تو ایک آیت دُوسری کے مُخالف ٹھہری اِس لیے کہ ہزار سال اَور پچّاس ہزار سال سے مُراد یہ ہے کہ کافر کو بہت لمبا اَور دراز معلُوم ہوگا۔ اِس کی درازی کو خواہ ہزار سال کہیے خواہ پچّاس ہزار سال اَور مومن کو وُہ دِن نماز فرضی کے وقت ادا سے کم مقدار معلوم ہوگا چُنانچہ حدیث شریف میں یہی مضمُون ہے۔
خُلاصہ یہ ہے کہ آیت یدبر الأمر کا مطلب وُہ نہیں جیسا کسی جاہل نے نسخ شرع محمّدی صلی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں سمجھا ہے۔ وُہ جاہل یہ بھی نہیں سمجھتا کہ اگر اِس آیت کا مطلب یہ ہوتا۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم خاتم النّبیین کیسے ٹھہرتے جب کہ معاذ اللہ بہاؤ الدّین معہ کتاب آسمانی آپ (صلی اللہ علیہ وسلّم) کے بعد آنے والا پیغمبر ہوتا۔
دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اِسلام اَور شرعِ محمّدی کو جہّال اَور بے دینوں کے حملوں سے بچائیے۔ والسّلام

۷۔ ربیع الثانی ۱۳۳۴ھ — العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو مہر علی شاہ عفی عنہ ربہ بقلم خود از گولڑہ

۱۶۔ ختمِ نبوت کے متعلّق چند شکوک کا ازالہ

سوال ۱

از آیۃ ذیل معلُوم مے شود کہ پس از حضرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم رسُولان تا ساعتِ قیامت خواہند آمد قال اللہ تعالیٰ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا الآیۃ۔
چہ مُراد از بنی آدم ہمہ افراد نوعِ انسانی اند الی یوم القیامۃ۔

جواب ۱

اِنیجاد وعموم اندیکے عمُوم افرادِ انسانی ۔ دوئیم عموم واحاطہ آمدن رُسل ہمہ ازمان راحتیٰ کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نیز الیٰ یوم القیامۃ وظاہر است کہ عمومِ اوّل مستلزم نیست عمومِ ثانی را بر نہجیکہ تجدّدِ افرادِ انسانی مثلاً در ہر قرن ملزُوم باشد برائے تجدّدِ اتیانِ رُسل وانزالِ اوشاں بلکہ ممکن بامکان وقوعی است کفایت یک رسُول برائے افرادِ انسانی اہلِ قرون کثیرہ نمے بینی کہ مثلاً اُمّتِ عیسویہ را آمدن یک رسُول یعنی عیسٰی علیہ السّلام در قرونِ کثیرہ کفایت کردو ایں امریست موقوف بر مشیّتِ ایزدی بہر قدر کہ خواہد تحدیدش فرماید۔ بنائہ علیہ ممکن است کہ اتیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کافی باشد برائے ہمعصراں وتابعانش الیٰ یوم القیامۃ لا کما زعم المستدل۔ الحاصل آیت مسطورہ بالا دلیل نیست بر عمُوم بلکہ ثابت است بقولہ تعالیٰ (خاتم النبیین) انقطاعِ سلسلۂ رسالت ونبوّت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

سوال ۲

حسب تصریحاتِ شیخ اکبر محیُ الدّین بن عربی رضی اللہ عنہ در مواضع کثیرہ از فتوُحاتِ مکیۃ وامام شعرانی در یواقیت سلسلۂ نبوّت تشریعیہ منقطع شدُہ است نہ مطلق نبوّت پس جائز باشد کہ بعض کُمّل را ازیں اُمّتِ مرحُومہ نبی غیر مشرع گفتہ شود۔

جواب ۲

اصلاً جائز نیست قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم لعلی کرم اللہ وجہہ انت منی بمنزلۃ ہارُون من مُوسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ اینجا سلب اطلاق اسمِ نبی مطلق مشرعاًکان اوغیر مشرعٍ فرمُودہ اند اگر گوئی پس صاحب فتوُحات ویواقیت چرا خلافِ ایں حدیث گفتہ اند۔ گوئم غرض ایں بزرگواران آنست کہ دریں اُمّتِ مرحُومہ گروہِ اہل اللہ ہستند کہ بذریعہ الہام یا کشف یا مطالعہ لوح محفُوظ اطلاع دادہ مے شوند براسرارِ کتاب وسُنّت وغیرہا نہ آنکہ بمجرد حصُول ایں معنے اوشاں را دخول در مقامِ نبوّت واِستحقاق اطلاق اسمِ نبی حاصل گردد وصاحبِ فتوُحات خود در فتوُحات مے فرمائید۔ لا یصح لاحدٍ ان ینال مقام النبوّۃ و انما نراہ کالنّجوم علی السّماء انتہیٰ۔ کذا فی الیواقیت۔

خلاصہ آنکہ۔ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اطلاق رسُول ونبی بر احدے ازیں اُمّتِ مرحُومہ جائز نیست ذالك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ایں امرِ موہُوبی است نہ کسبی۔ وفی القصیدۃ ؎

تبارک اللہ ما وحی بمکتسب

وفی کتب العقائد۔ ولا یبلغ ولی درجۃ الانبیاء الخ وفی ھذا کفایۃ لمن لہٗ ادنیٰ درایۃ واللہ یقول الحق ویہدی السّبیل ولہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ حبیبہ المصطفٰی وآلہ واصحابہ البررۃ اھل التقی والنقی۔

العبد الملتجی الی اللہ ان یغنیہ عمن سواہ المدعو بہ مہر علی شاہ جعل آخرتہٗ خیراً من الاولیٰ

ترجمہ سوال ۱ سُورہ اعراف کی آیت یابنی آدم اما یأتینکم رسل منکم الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور پاک

کے بعد قیامت تک نبی آتے رہیں گے۔ کیونکہ بنی آدم سے یومِ قیامت تک آنے والے تمام افراد مُراد ہیں اُن کے انبیاء بھی قیامت تک آنے چاہئیں۔

جواب ۱:۔ یہاں دو عمُوم ہیں۔ ایک افرادِ انسانی کا عمُوم۔ دُوسرا تمام اَوقات میں عمُوم و احاطۂ رُسل۔ حتّٰی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی قیامت تک، ظاہر ہے کہ پہلا عمُوم دُوسرے عمُوم کو مستلزم نہیں۔ بایں طور ہر دَور میں نئے نئے رسُول آتے رہیں بلکہ یہ چیز امکانِ وقُوعی کے طور پر ثابت ہے کہ ایک ہی رسُول قرونِ کثیرہ کے افرادِ انسانی کے لیے کافی ہو جیسا کہ عیسٰی علیہ السّلام اُمّتِ عیسویہ کے قرونِ کثیرہ کے لیے کافی ہُوئے (یعنی حضُور علیہ السّلام کی بعثت سے قبل پانچ صد سال) یہ معاملہ باری تعالیٰ کی مشیّت پر موقُوف ہے۔ ہر ایک کے لیے جس قدر چاہتا ہے حد مقرر فرماتا ہے۔ لہٰذا عین ممکن ہے کہ حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اپنے ہمعصروں کے لیے اَور مابعد میں قیامت تک آنے والوں کے لیے کافی ہوں۔ پس آیتِ مذکورہ سے مستدِل کا اِستدلال کوئی قوت نہیں رکھتا۔ بلکہ حضُور علیہ السّلام کے بعد سلسلۂ نبوّت و رسالت کا انقطاع نصِ قرآنی "وخاتم النّبیّین" سے ثابت ہے۔

سوال ۲:۔ شیخِ اکبر حضرت محی الدّین ابنِ عربی رحؒ نے فتوحات میں اَور اِمام شعرانی نے یواقیت والجواہر میں کئی مقامات پر تصریح فرمائی ہے کہ نبوّت تشریعی کا سلسلہ منقطع ہوا ہے مطلق نبوّت کا نہیں۔ لہٰذا جائز ہے کہ بعض کاملین اُمّت کو نبی غیر تشریعی کہا جائے۔

جواب ۲:۔ ایسا کہنا بالکل جائز نہیں۔ حضُور علیہ السّلام حضرت علیؓ سے ارشاد فرماتے ہیں۔ انت منی بمنزلة هارُون من مُوسٰی الا انه لا نبی بعدی۔ تم مجھ سے قرب و منزلت میں اِس طرح ہو جس طرح مُوسٰی علیہ السّلام سے ہارُونؑ تھے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہاں مطلقاً اِسمِ نبی کے اطلاق کی نفی فرما دی خواہ وُہ تشریعی کہلائے یا غیر تشریعی۔ اگر کہا جائے کہ پھر صاحبِ فتُوحات و صاحبِ یواقیت نے اِس حدیث کی خلاف ورزی کیوں کی ہے تو جواباً یہ کہا جائے گا کہ ان اکابر کی غرض یہ ہے کہ اِس اُمّتِ مرحُومہ میں اہل اللہ کا ایسا گروہ موجُود ہے جنہیں کشف یا الہام یا لوحِ محفوظ کے مطالعہ کے ذریعے کتاب و سُنّت وغیرہ کے اسرار سے مطلع کیا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ اِس معنے کے حصُول سے اُنہیں نبوّت کا مقام مِل جاتا ہے۔ یا اُن پر اِسمِ نبی کا اطلاق صحیح ہے۔ بلکہ صاحبِ فتوحات خُود فتوحات میں تصریح فرماتے ہیں لا یصح لاحد ان ینال مقام النبوة انا نراه کالنجوم علی السماء۔ انتھٰی۔ کہ اب کسی کے لیے نہیں ہو سکتا کہ وُہ نبوّت کا مقام پائے ہم تو نبوّت کے مقام کو اپنے سے اِتنا دُور دیکھتے ہیں جتنا کہ آسمان کی بلندی پر دُور سے ستارے نظر آتے ہیں۔ یواقیت میں بھی اِسی طرح منقُول ہے۔

خُلاصہ یہ کہ حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بعد رسُول و نبی کا اطلاق اُمّتِ مرحُومہ کے کسی فرد پر جائز نہیں۔ ذالک فضل اللّٰه یؤتیه من یشاء۔ یہ وہبی چیز ہے کسبی نہیں۔ قصیدہ بُردہ میں ہے ؎ تبارك الله ما وحی بمکتسب یعنی وحی کسبی چیز نہیں۔ شرح عقائد وغیرہ میں ہے کہ کوئی ولی درجۂ انبیاء تک نہیں پہنچ سکتا۔ صاحبِ سمجھ کے لیے یہی کچھ کافی ہے۔ واللّٰه یقول الحق ویهدی السبیل والصلوٰة والسلام علی رسوله محمد صلی اللّٰه علیه وسلم وعلٰی آله واصحابه اجمعین۔